بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیوان حسرت موہانی

حصہ نہم

جسمیں حسرت موہانی کی وہ کل غزلیں درج ہیں جو بمقام یروڈا سنٹرل جیل تکمیل حصہ ہشتم
کے بعد آخر ۱۹۲۳ء تک لکھی گئیں

مُرتّبہ

بیگم حسرت موہانی

جس کو

اسحٰق علی علوی مالک مطبع نے اپنے

الناظر پریس واقع لکھنؤ میں چھاپا

اور

بیگم حسرت موہانی نے کانپور سے شائع کیا

طبع اول

[illegible]

قیمت فی جلد ۱۲

قیمت ۵ جلد ۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہدیۂ شوق و محبت

از حقیر فقیر حسرت موہانی

(۱) بہ اہل تصوف و ارباب علم و فن یعنے

ڈاکٹر سلیمان جج ہائیکورٹ الہ آباد	مولانا مولوی سجاد صاحب بہاری	مولانا شاہ سلیمان صاحب پھلواری
مسٹر سمیع اللہ بیگ " " حیدرآباد	مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری	مولانا شاہ وارث حسن صاحب کوڑاجہان آبادی
پنڈت جگت نرائن ایڈوکیٹ لکھنؤ	مولوی محمد داؤد غزنوی امرتسری	شاہ حیات احمد صاحب سجادہ نشین ردولی
(۲) بہ دوستانِ قدیم یعنے		
مولوی سید محمد حسین اغلب موہانی	ڈاکٹر عبد الکریم بنارسی	منشی عبد القیوم بدایونی
مسٹر سی۔ وائی چنتا منی مدراسی	شان الٰہی صاحب زبیری مارہروی	منشی مسعود عالم صاحب فیض آبادی
حضرت فوق ہنٹوری	سید فضل الرحمٰن وکیل کانپوری	قاضی علی اختر صاحب قاضی پوری
(۳) بجہتیان سیاسی و خصوصی یعنی		
مسٹر سعید محمد خاں خورجوی	شیخ محمد عبد اللہ وکیل علیگڈھ	مسٹر مشیر حسین قدوائی لکھنوی
مسٹر پرفلا چندر چکرورتی کلکتہ	ڈاکٹر ایس۔ ایم مترا دہلوی	مولانا عبد اللہ چوڑی والے دہلوی
قاضی ثناء اللہ صاحب گورکھپوری	منشی عزیز الرحمٰن آسیوانی	خواجہ عزیز حسن نقشبندی دہلوی
(۴) بہ ہمدردان بے ریا یعنے	(۵) بہ اساتذۂ ایں فقیر یعنے	(۶) بہ دوستان بمبور یعنے
حافظ محمد حلیم تاجر چرم کانپور	پروفیسر جے سی چکرورتی اُستادِ ریاضی	مسٹر و ناتک آمودر ساورکر مہاراشٹری
حافظ ہدایت حسین بیرسٹر کانپور	ڈاکٹر ضیاء الدین احمد مارہروی " "	مسٹر پی۔ ایم۔ باپٹ مہاراشٹری
ڈاکٹر جواہر لال صاحب کانپور	صاحبزادہ آفتاب احمد خاں اُستادِ قانون	مسٹر عبد الرحمٰن سندھی
(۷) بہ عزیزان قریب یعنی		
حکیم سید محی الدین حسن مرزا میاں صاحب موہانی	مولوی سید سلطان حسن وکیل موہانی	سید اکرام الحسن صاحب موہانی
مولوی سید فخر الدین حسن موہانی	مولوی سید محی الدین وکیل موہانی	سید محمد نعیم صاحب موہانی
حکیم سید محمد الیاس موہانی	مولوی سید علی الدین " "	سید ندیم الحسن صاحب موہانی
ہمشیرہ عزیزہ سیدہ نسیمہ موہانی	عموی مولوی سید شبیر حسن وکیل ہائیکورٹ موہانی	مولوی سید فیض حسن موہانی
ہمشیرہ عزیزہ سیدہ منیبہ موہانی	برادر عزیز مولوی سید حاتم الحسن موہانی	مولوی سید نصیر الحسن موہانی
سیدہ نعیمہ سلیمہ بنت حسرت موہانی	برادرم سید مبین الحسن موہانی	مولوی سید مجید الحسن موہانی
(۸) بہ آسودگان خاک یعنی		
نواب محسن الملک مولوی سید مہدی علی خاں مرحوم	مسٹر سید محمود مرحوم دہلوی	میاں جی غلام علی مرحوم موہانی
نواب وقار الملک مولوی مشتاق حسین مرحوم	مسٹر جی۔ کے۔ گوکھلے مہاراشٹری	میاں جی بلاقی مرحوم موہانی
نواب حاجی محمد اسحٰق خاں مرحوم	میجر سید حسن بلگرامی	اُستاد چنا مرحوم موہانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیوان حسرت موہانی حصۂ نہم

ردیف "الف"

اُن میں دیکھا جو ماجرا دیکھا
کیا بتائیں کسی سے کیا دیکھا

ہم نے غیرت کو بھی کرم سے ترے
بارہا محوِ التجا دیکھا

حال میرا خراب ہے کہ نہیں
آج تو آپ نے بھی آ دیکھا

کوئی دُنیائے حُسن میں اے شوق
تو نے اُن سا بھی دلربا دیکھا

اہلِ عالم سب آئے غیر نظر
اک تمھیں صورت آشنا دیکھا

نہ بچا اُس نگاہِ ناز سے دل
ہم نے سو سو طرح چھپا دیکھا

بزمِ ساقی میں جوشِ مے کا مزا
آج رندوں نے خوب اٹھا دیکھا

تو کسی کا نہیں سمجھے ہم نے
خوب اے شوخِ بیوفا دیکھا

غیر جانا اُنھیں سو کیوں حسرت
عشق کو حُسن سے جُدا دیکھا

"عالمگیر" لاہور — فروری سنہ ۲۳ء — ۱۳-اپریل سنہ ۲۳ء

ہر گھڑی وردِ لبِ شوق ہے افسانہ ترا
بیخبر تیرے سوا سب سے ہے دیوانہ ترا

مستیٔ حُسن کو درکار ہے، دیدے اے عشق
دل کہ لبریزِ مئے شوق ہے پیمانہ ترا

کتنے دل ہیں ترے قابو میں نہ پے شانِ جمال
چاہیے کلمہ جو پڑھے شوکتِ شاہانہ ترا

حُسنِ جاناں سے یہ کہتا ہے مرا شہرۂ عشق
دور پہونچا ہے مرے نام سے افسانہ ترا

بیخبر ہو کے محبت کی بدولت لے عقل
نام بھی اب نہیں لیتا دلِ فرزانہ ترا

پایۂ عرش کو از خود نہیں جنبش اے دل
دیکھ پہونچا ہے کہاں نعرۂ مستانہ ترا

فکرِ کونین سے بیگانہ ہوا تو حسرت

"عصرِ جدید" کلکتہ — جنوری سنہ ۲۳ء — ۱۹ رمئی سنہ ۲۳ء

خوب ٹھہرا غمِ جاناں سے یارانہ مرا

ترے حسن کا دور دورا رہے گا
نہ میرا یہ جوشِ تمنا رہے گا

مگر سالہا سال بعد فنا بھی (ق)
زمانے میں دونوں کا چرچا رہے گا

نہ سرمایہ داروں کی نخوت رہیگی
نہ حکام کا جورِ بیجا رہے گا

زمانہ وہ جلد آنے والا ہے جس میں
کسی کا نہ محنت پہ دعوی رہے گا

یہ سب لیکے مال و دل و جان و ایماں
ترا پھر بھی ہم پر تقاضا رہے گا

مرے شوق کا ہے جو مضطر ابھی سے
بھلا وصل میں کیا ٹھکانا رہے گا

دلِ زار اب اپنے پہلو میں ہرگز
نہ تھاما رکے گا نہ دابا رہے گا

جو مٹ جایگا ہو کے خاک اُس گلی کی
وہ اچھا رہا ہے وہ اچھا رہے گا

اُسے کیا ہو پروائے محشر جو تیرا
بدستور محوِ تماشا رہے گا

وہ حسن و محبت میں یکساں ہے کامل
وہ دونوں کی آنکھوں کا تارا رہے گا

ترے عشق میں دعوئے صبر حسرت
ابھی تک بھلا کیا رہا کیا رہے گا

صوفی، پنجاب — ۲۴، فروری سنہ ۱۹۱۴ء

کوچہ اُس فتنۂ دوراں کا دکھا کر چھوڑا
دل نے آخر ہمیں دیوانہ بنا کر چھوڑا

پردہ ہم سے جو .. کرتے تھے نہ کرنے پائے
شوقِ بیباک نے اُسکو بھی اُٹھا کر چھوڑا

بزمِ اغیار میں ہر چند وہ بیگانہ رہے
ہاتھ آہستہ مرا پھر بھی دبا کر چھوڑا

تجھ سے ملنے پہ کسی کی ہمیں پروا نہ رہی
سب کو دنیا میں تری یاد لگا کر چھوڑا

اُن کے آنے کی خبر سُن کے تمنا نے مری
دل میں اک شوق کا طوفان بپا کر چھوڑا

لذاتِ ماضی کی جو کچھ یاد تھی باقی دل میں
اُس کو بھی تیرے تغافل نے مٹا کر چھوڑا

مجھ کو معلوم ہے پیمانۂ مے میں ساقی
تو نے جو کچھ کہ مری آنکھ بچا کر چھوڑا

دامنِ حسن ترا خونِ شہادت نے مرے
عطرِ خوشبوئے محبت میں بسا کر چھوڑا

"ہزار داستان" لاہور | مرگِ حسرت کا بہت رنج کیا، آخر کار / اثرِ عشق نے اُن کو بھی رُلا کر چھوڑا | ۲۳ مارچ ۲۴ء

مستزادِ ہندی ذوقافتین

کاسے کہی تہیں چین۔ ننداری بِنا
روتے کٹے ساری رین۔ مراری بِنا

کوؤ جتن جیا دھیر نہ دھارے
نیند نہ آوے نین۔ گردھاری بِنا

دیکھ سکھی کوؤ پہچھت نا ہیں
آس حسرت ٹوٹی گئیں۔ بہاری بِنا

(۱۱ نومبر ۲۳ء)

ردیف "ب"

اُنکی محفل میں پاکے جامِ شراب
کام اپنا ہوا بنامِ شراب

ہو رہے ہیں ارے یہ کیا کیا
بزمِ ساقی میں اہتمامِ شراب

میکدے سے گیا نہ کوئی بہوش
اے خوشا حُسنِ انتظامِ شراب

محتسب سے بچی فصلِ گُل میں لیا
ہم نے لیا بھر کے اذنِ عامِ شراب

بڑھ گئی سبزیِ چمن میں کچھ اور
رونقِ حُسنِ لالہ فامِ شراب

روک دیں گے عبادتِ شبِ شیخ
رندیاں لیں گے انتقامِ شراب

(ق)
خوب غفلت میں ہو رہے ہیں بسر
دن بصبح طعام و شامِ شراب

دین و دُنیا کو بھول بھال کے ہم
ہو گئے فائز المرامِ شراب

(دل گداز دسمبر ۲۳ء)

"اودھ اخبار" لکھنؤ | سیکدوں سے پہنچ گئے حسرت / خانقاہوں میں بھی پیامِ شراب | ۲۴ فروری ۲۴ء

ردیف "ت"

خودبینی تو بسکہ بہ تمکیں برابر است
فریادِ من بہ شکوۂ رنگیں برابر است

آئینہ وعدہ ہائے وصالِ تو شوق را
در نازکی بہ لطفِ نخستیں برابر است

کفرم گرت خوش آید از آیاں شدم نفور
پیشِ من ارمغانِ دل و دیں برابر است

اظہارِ امتنانِ تو بر ترکِ عشقِ من
در پردہ با نہایت و نفریں برابر است

بالینِ بزمِ عیشِ تو ام گوشۂ مغاک
با صد ہزار بستر و بالیں برابر است

تاریک بختیِ من کہ از نازہا بروست
با گیسوئے سیاہِ خودش ہم برابر است

"مشرق" گورکھپور	حسرت برائے بلبلِ ناکام در چمن شکرِ بہار و شکوۂ گلچیں برابر است	۲۴ر فروری سنہ ۲۳ء

ردیف "د"

دل از صدمۂ ہجرِ تو خوں نماید
سرشکِ غمم طرفہ گلگوں نماید

بچشمِ تماشائم آں شوخِ رعنا
نماید بہ حسنِ دگر چوں نماید

بہ بزمِ تو ہر دورِ ساغر بہ رنداں
بہ تاثیرِ یک دورِ گردوں نماید

عجب چیست گر مثلِ خود حسنِ رویت
مرا شوق ہم روز افزوں نماید

کلامت کہ سرتاسر اعجاز باشد
بہ اہلِ ہوس نیز افسوں نماید

چہ سازے کہ از عشقِ تو دام گیرد
سخن صرفِ تزئینِ مضموں نماید

"ہمایوں" لاہور	نہ بے حسن و تصویرِ خویش کہ حسرت ز لیلےٰ رہا یہ بہ مجنوں نماید	۲۴ مارچ سنہ ۲۳ء

ردیف "ر"

بپیمانِ لطفِ تو عہدِ وفا را نگاہدار
جہاں ہا کہ رام است خدارا نگاہدار

پنہاں بگوئے حرفِ محبت باہلِ شوق
تمازیٔ نسیم و صبا را نگاہدار

اظہارِ لطفِ تو بہ ہوس پیشگاں خوش است
حسرت پسندیِ دلِ ما را نگاہدار

از آہِ بیقرارِ دلِ آزردگاں بترس
تاثیرِ اضطراب و دعا را نگاہدار

در خوردِ سرزنش نبود جرمِ عاشقی
عذرِ وفا پذیر و سزا را نگاہدار

در پیش تست مرحلۂ خون عاشقان
شمشیرِ ناز و تیغِ ادا را نگاہدار

چون بندۂ غمِ تو بہر حال خوشدل است
از دردِ او مپرس و دوا را نگاہدار

دشنامِ نازِ خویش باغیار صرف ساز
تکریمِ اہلِ صدق و صفا را نگاہدار

زنہار اگر ز حُسن بخواہی مرادِ عشق
حسرتؔ اصولِ فقر و فنا را نگاہدار

"سلطان الاخبار" بمبئی — ۱۹ مئی سنہ ۲۴ء

ردیف "ز"

مہمان ادر مہمانِ عزیز
کون رکھیگا تم سے جان عزیز

دل ہیں مانندِ دردِ ہے گویا
قیدیوں کو نگاہبان عزیز

عاشقوں کی خراب حالی کو
رکھو نہ ظالم خدا کو مان عزیز

ہم بھی گردیدۂ شہادت ہیں
آپکو ہے جو امتحان عزیز

رکھے دور اُسنے لطفِ زیست کہاں
جان کے ساتھ ہے جہان عزیز

اک ہمیں اپنے سر سے ہیں بیزار
ورنہ کس کو نہ ہوگی جان عزیز

کسقدر گوشِ یار کو حسرتؔ
ہے ترے غم کی داستان عزیز

"مشرق" گورکھپور — ۱۱ مارچ سنہ ۲۴ء

ردیف ش

دشمنِ ہر عاقل و فرزانہ باش
اے دل اندر عاشقی دیوانہ باش

ہمنشین باز ہم حدیثِ لطفِ یار
گوے و بر تکرارِ آں افسانہ باش

دردِ عشق اے مہمانِ جانِ من
باش و وجہِ رونقِ ایں خانہ باش

التفات از من مجو در بزمِ غیر
بیرخی ورزد تو ہم بیگانہ باش

ساقیا جامے بہ حسرتؔ نیز ہم
کامرانِ شیشہ و پیمانہ باش

"الاسلام" لاہور — ۱۱ مارچ سنہ ۲۴ء

ردیف "ق"

جیتے ہیں دردِ محبت کے سہارے عاشق
عاشقِ عشق بھی ہیں حسن کے مارے عاشق

آگئی کسکے جمالِ عرق آلود کی یاد
رات بھر گنتے رہے ہجر میں تارے عاشق

تمھیں انصاف کرو تم سے جدا رہ کے بھلا
عمر آرام سے کس طرح گذارے عاشق

آزمایا ہے کہو تم نے کسے میرے سوا
نام ہی نام کے ہیں اور یہ سارے عاشق

اُسنے دیکھا بھی نہ محفل میں بلانا تو کجا
رہ گئے دور سے کر کر کے اشارے عاشق

اب اُٹھاؤ بھی کہیں پردہ بہت آج تلک
کر چکے چشمِ تصور سے نظارے عاشق

قار حسرت انھیں کب جا کے ہوئی ہجر کہ ہوئے
وہ بھی اک شوخِ جفا کار پہ ہارے عاشق

"انقلاب" کلکتہ — ۱۹ - مئی سنہ ۲۳ء

ردیف "ل"

رنجِ بیجا پہ کیا ہے جو اظہارِ ملال
اُنکی چتون سے عیاں پھر ہوئے آثارِ ملال

حال اس خوف سے ہم کہہ نہیں سکتے اپنا
کہ مبادا ہو ترا دل بھی گرانبارِ ملال

وہ جو بگڑے تو بنی حسن کی تصویرِ غضب
گلِ ناز اُنکے ہوئے طرۂ دستارِ ملال

تارکِ عشق ہوسکے پھر بھی نہ چھوٹا غمِ عشق
عمر بھر دل میں کھٹکتا ہی رہا خارِ ملال

اپنی محفل میں علی الرغم عدو کر کے طلب
مجھکو ناحق وہ بتاتے ہیں گنہگارِ ملال

چھپ سکیگا نہ چھپائے سے کبھی دل کا غبار
کب تلک آپ کیئے جائینگے انکارِ ملال

روٹھ کر من بھی کہیں جلد وہ جائیں حسرت
کہ سنائیں اُنھیں ہم جا کے یہ اشعارِ ملال

"شوکت" بمبئی — ۱۲ - فروری سنہ ۲۴ء

ردیف "م"

پیشِ او سجدہ عاشقانہ کنیم
کثرتِ شوق راہبانہ کنیم

شرحِ جور و جفائے یار دہیم
پردۂ شکوۂ زمانہ کنیم

دست بردار از دعا شدہ ایم | کہ غمت را نہ زاں نشانہ کنیم
گلہ و شکوہ ہائے را چہ کنیم | لطف را خوئے گیر تا نہ کنیم

"دین و دنیا" کلکتہ | حسرت از انکہ یار شود ہم اگر
فرق بیگانہ و یگانہ کنیم | ۲۲ مئی ۲۴ء

ردیف "ن"

لطف و کرم کی راہ سے اے جانِ عاشقاں | رہ جا کبھی تو آ کے مہمانِ عاشقاں
ہر ہر قدم پہ راہِ وفا میں ہے خوفِ جاں | گر ہو نہ لطفِ یار نگہبانِ عاشقاں
سچ پوچھئے تو حسن سے کچھ کم نہیں ہے عشق | یہ جانِ عاشقاں ہے وہ جانانِ عاشقاں
رنگینیٔ سرشکِ محبت کے حسن سے | دامانِ عاشقاں ہے گلستانِ عاشقاں
خلقِ خدا ہے گوش بر آوازۂ جمال | مانیں گے اب بھی آپ نہ احسانِ عاشقاں
ہمکو گدا نہ جان کہ اے سرفرازِ ناز | افتادگی ہے شیوۂ شاہانِ عاشقاں
نورِ خیالِ یار سے روشن ہے سربسر | باوصف ظلمِ ہجر شبستانِ عاشقاں
لیتے ہیں آرزو کا یہیں آ کے سب سبق | گویا ہے بزمِ یار دبستانِ عاشقاں

"زمانہ" کانپور | لکھتا ہوں مرثیہ نہ قصیدہ نہ مثنوی
حسرت غزل ہے صرف مری جانِ عاشقاں | ۱۵ مئی ۲۴ء

یکسرہ بہ دیارِ غم گذر کن | بہ خانۂ خراب ہم نظر کن
از فتنۂ آہِ دردمنداں | ایمن چہ نشستۂ حذر کن
گاہے بہ مزارِ من گر آئی | پوشیدہ ز خلق چشم تر کن

ق

فریاد کن ز دستِ جورش | یا اے دلِ زار بے اثر کن
گاہے شبِ غم بہ یادِ لطفش | گاہے با سیرِ آں سحر کن
خاکِ درش از رہِ عقیدت | بر داشتہ سرمۂ نظر کن

«نقاد» لاہور	حسرت زلباس عقل بگزر رو، کسوت عاشقی بہ بر کن	۱۹-مئی سنہ ۲۲ء

ردیف «و»

آرزو لازم ہے وجہ آرزو ہو یا نہو — التفات اس کافرِ خود بیں کی خو ہو یا نہو

دیکھنا ہے حضرتِ دل ہمسے اُنکے روبرو — آپکے بارے میں کچھ بھی گفتگو ہو یا نہو

چاہتے ہیں وہ چمن میں کثرتِ حسنِ گلاب — موتیا بیلا چنبیلی نازبو ہو یا نہو

ہم سے وہ کہتے ہیں کرینگے آج اظہارِ کرم — اس سے کچھ مطلب نہیں محفل میں تو ہو یا نہو

بسکہ سب کو اور چاہیں گے نہ ہم تیرے سوا — حسن کی دنیا میں تجھسا خوبرو ہو یا نہو

کوئے جاناں میں صلوٰۃِ عشق پڑھنے کیلئے — دیکھئے آب شہادت سے وضو ہو یا نہو

اُن سے نوبت لڑکے پھر ملنے کی آئے یا نہ آئے — چاکِ دامانِ تمنا اب رفو ہو یا نہو

پیشِ حسنِ یار لے پرواز بانِ شوق سے — شرحِ احوالِ محبت مو بمو ہو یا نہو

[illegible]

«ترچھی نظر» لکھنؤ	شغل سے حسرت ہے روز ابر و باراں میں ضرور صحن گلزار و کنارا آبجو ہو یا نہو	۱۴-اپریل سنہ ۲۴ء

ردیف «ہ»

جس فتنۂ دوراں کو ابھی آئے تھے کل دیکھ — چلتے ہیں لئے پھر تجھے اے دل وہیں چل دیکھ

یہ بھی ہے کوئی بات کہ وعدے ہی کیئے جا — اور حال مرا آنکے دیکھ آج نہ کل دیکھ

ق

برگشتہ مرے بخت پہ کر طعن ہزاروں — اور زلف کا اپنی نہ تو خم دیکھ نہ بل دیکھ

کیا کیا شبِ غم دل ہمیں دیتا ہے تسلی — اب جلد ہی آنیکو ہے پیغامِ اجل دیکھ

چھپتے ہیں کب سے شوخ ترے ناز کے انداز — تیور نہ یہ بدلے ہیں نہ بدلیں گے بدل دیکھ

دل کو مرے قابو میں نہ پاکر وہ بصد ناز — بولے کہ نہ دیوانہ بن اتنا بھی سنبھل دیکھ

کاکل میں ابھی اب سیر کریں شامِ ابد کی — عارض میں ترے جو ہے ہی صبحِ ازل دیکھ

[illegible]

"معیارِ سخن" مالیگاؤں	استادہ کہ تجھے شوق ہے تحسینِ سخن کا میرا جو کہا مان تو حسرت کی غزل دیکھ	۱۹- مئی سنہ ۲۴ء

ردیف "ی"

خبر کیا تھی ترے عزمِ سفر کی
روانی رک چکی اب چشمِ تر کی

وہ عاشق مجھ سے پہلے تھے اگر اُنکو
خبر تھی میرے شوقِ بےخبر کی

مری سحر و سبو کا حال سنکر
اُنھیں اب فکر ہے ردِّ اثر کی

رہے وہ محفل افروزِ رقیباں
شبِ غم ہمنے رو رو کر بسر کی

نظیر اُس کوے دلکش کا نہ پایا
بہت کچھ سیر دیکھی بحر و بر کی

ہوس میں ہیں بہت نازانِ اکسیر
کہاں ہے خاک اُنکے رہگذر کی

بھلا حوروں کی زینت میں یہ مستی
کہاں سے آئیگی حسنِ بشر کی

وہ ہیں محبوبِ نازِ دلربائی
کہے دیتی ہے بیباکی نظر کی

دلِ آگاہ کو اے حسنِ رسوا
تری خواہش نہ کرنی تھی مگر کی

سکونِ یادِ جاناں میں شبِ ہجر
عجب آرام سے ہمنے بسر کی

"حور" کلکتہ	چلو سوئے عدم تم بھی کہ حسرت وہاں کچھ قدر ہے اہلِ ہنر کی	۲۲- مئی سنہ

گلشن میں نہ دل بلبلِ ناکام لگائے
پنہاں یہیں صیاد بھی ہے دام لگائے

یہ بات عجب ہے عادتِ انساں میں ہو داخل
تقدیر کا خود کرکے خیال نام لگائے

(ق)

اک سمت کہیں بزمِ طرب میں کوئی سرشار
بیٹھا ہے جامِ مئے گلفام لگائے

اور ایک طرف بسترِ غم پہ کوئی مہجور
تنہائی سے پڑا ہے دلِ ناکام لگائے

مسجد میں کہیں محوِ عبادات ہیں زاہد
جنت کی دلوں کو طمعِ خام لگائے

بیٹھا ہے کہیں راہِ خراباتِ مغاں میں — دکّانِ ہوس کوئی سے آشام لگائے

"سیاست" لاہور

ہر حال میں راضی بہ رضا ہم ہیں کہ حسرتؔ
کیا دخل جو اُن پر کوئی الزام لگا ہے

۱۹ مئی ۲۳ء

کوشش وصالِ یار کی معذور ہو چکی — اب ہم سے خدمتِ دلِ رنجور ہو چکی
عرضی جنابِ حسن میں بھیجا کئے شوق کی — ہر دم ہے اب یہ سوچ کہ منظور ہو چکی
لیکر چلی ہے مغفرتِ حق ہمیں کہاں — جنت میں ہم سے عاشقیٔ حور ہو چکی
تاریکیٔ لحد میں ہے درکار نورِ عشق — کافی فقط سپیدیٔ کافور ہو چکی
(ق)
دستور کے اصول مسلّم ٹھہر چکے — شاہی بھی رامِ غلبۂ جمہور ہو چکی
سرمایہ دار خوف سے لرزاں ہیں کیونکہ اب — معلوم سب کو قوتِ مزدور ہو چکی

"صوفی" پنجاب

اور آپ اُس سے چاہتے کیا ہیں سوائے سوز
حسرتؔ یہ نارِ عشق ہے نا یہ نور ہو چکی

۱۳ فروری ۲۴ء

مختصر وقتِ مقرر پہ ملاقات ہوئی — آج یہ آپکی جانب سے نئی بات ہوئی
انکا دیدار ہے مشکل سے بھی کچھ بڑھکے محال — آرزو مفت میں کیوں موردِ آفات ہوئی
دلِ مشتاق میں اک شوق کا طوفان اُٹھا — وعدۂ وصل کا دن ختم ہوا رات ہوئی
مذہبِ عشق میں ناکامیٔ جاوید کی خو — فرض، منجملۂ احکامِ عبادات ہوئی
آجتک مثلِ عدو حق میں ہمارے بھی کبھی — نہ محبت ہوئی اُن سے نہ مراعات ہوئی
حسن کی ہم نگہی بھی تمنا کے لئے — موجبِ ناز ہوئی وجہِ مباہات ہوئی

"شوکت" بمبئی

دمِ آخر وہ ملے بھی تو ملے کیا حسرتؔ
کیفیتِ حجب سو کد چکے ایسے تو برسات ہوئی

۱۹ مارچ ۲۴ء

شوق کہاں آرزو شوق ہے — جس سے جہاں مست ہے وہ ذوق ہے

درجہ ترے عشقِ فسوں کار کا — حسن کے رتبے سے بھی مافوق ہے
گردن حسرت میں پئے امتیاز
خوب غلامی کا ترے طوق ہے

"الناظر" لکھنؤ

کہاں گئے مو ہے باوری بنائے کے — باوری بنا کے جھلکیا دکھائے کے
آنسوں تج بھیگی ہے سگری
رکت رنگ کسمبھ کی چنری
حسرت کون تھا سب بیری — آئے گئے سب شیام سے جائے کے

رباعی در وصفِ توفیقِ الٰہی

ہو کر ہی رہا ہمیشہ میرا چاہا — جب، جو، مرے دل نے اُس سے چاہا، چاہا
توفیق اسے کہتے ہیں کہ چاہا بھی وہی — میں نے، جو کچھ اُسے مجھکو دینا چاہا

"زمیندار" لاہور — ۲۵ مئی سنہ ۲۴ء

کتب مصنفہ و مولفہ مولانا حسرت موہانی بی اے ایڈیٹر اردوئے معلیٰ و تذکرۃ الشعرا

دیوان حسرت | مکمل مشتمل بر دیوان حسرت موہانی حصہ اوّل - دوم - سوم - چہارم - جس کا پانچواں ایڈیشن یکجائی طور پر چھپ کر تیار ہوا ہے - اور پہلے چار مرتبہ اردو زبان کے قریب قریب کل رسالوں اور اخباروں میں شائع ہوکر عام طور پر مشہور و مقبول ہو چکا ہے - قیمت فی جلد عہ

دیوان حسرت | حصہ پنجم - حال ہی میں چھپا ہے قیمت سہ

دیوان حسرت | حصہ ششم - ابھی چھپ کر تیار ہوا ہے قیمت ۸

دیوان حسرت | حصہ ہفتم " " " قیمت سہ

دیوان حسرت | حصہ ہشتم " " " قیمت ۶

دیوان غالب اردو مع شرح حسرت موہانی | دیوان غالب کی یہ مشہور اور قابل دید شرح جس کا پانچواں ایڈیشن حال ہی میں چھپ کر تیار ہوا ہے - مع مقدمہ مفید مشتمل بر حالات غالب و تنقید کلام غالب - قیمت فی جلد عہ

انتخاب دیوان حسرت مع ترجمہ انگریزی و مقدمہ | یعنی حسرت موہانی کے دواوین حصہ اول - دوم - سوم - چہارم کا بے مثل انتخاب - ہر اردو غزل کے بعد اسکا انگریزی ترجمہ بھی دیکھنے کی چیز ہے - مترجمہ چودھری رحم علی ہاشمی بی اے سابق ایڈیٹر انڈپینڈنٹ - مطبوعہ ٹائپ حصہ اوّل - قیمت عہ

انتخاب دواوین | حصہ پنجم - یعنی مجموعہ انتخاب دیوان ولی[1] دکھنی - شاہ[2] مبارک آبرو - قاضی محمد[3] صادق خاں اختر - میر[4] انشاء اللہ خاں انشا - مرزا[5] قادر بخش صابر دہلوی - خواجہ میر[6] درد علیہ الرحمہ - میر[7] ممنون سونی پتی - ملک الشعرا[8] امیر ذکی مراد آبادی - واجد[9] علی شاہ اختر شاہ اودھ - مولوی سید علی حیدر[10] نظم طباطبائی - شاکی[11] میرٹھی معاصر غالب - مولوی سید امداد[12] امام اثر عظیم آبادی - نواب بنے[13] صاحب مشتاق لکھنوی - طاہر[14] فرخ آبادی - مولوی[15] سید علی محمد شاد عظیم آبادی مرتبہ حسرت موہانی - قیمت فی جلد عہ

خطبۂ صدارت | آل انڈیا مسلم لیگ منعقدہ احمد آباد - ۳۰ دسمبر ۱۹۲۱ء از مولانا

۸۹۱۶۶۳۱۴ ۲۲۷

۳۳۳۸۸

Date	No.	Date	No.